غلام احمد قادیانی

از الفضل سیل اللہ یوتیہ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

نمبر L ۱۳۵ رجسٹرڈ

تار کا پتہ
الفضل قادیان ٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

اخبار ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی للعہ
ششماہی للعہ
سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۳ | مورخہ ۴ر اگست ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ر محرم الحرام ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پاؤں کو پہلے کی نسبت آرام ہے۔ ورم اتر چکا ہے۔ لیکن حضور ابھی باہر تشریف نہیں لاتے۔ اسی وجہ سے حضور نماز جمعہ ۳۱ر جولائی نہ پڑھا سکے۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے حضور کے حکم سے جمعہ پڑھایا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تا حال منصوری تشریف رکھتے ہیں۔ آپ کی صحت کے لئے احباب دعا فرماویں۔

عزیزہ امۃ القیوم بنت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بخار سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

جناب حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں یکم اگست حضرت مسیح موعود کی آمد کی غرض اور آپ کی بعثت سے دنیا میں کیا تغیر ہوا۔ پر ہوا۔

ان ایام میں قریباً روزانہ بارش ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے مخلوق کے لئے باعث رحمت بنائے ؂

لنڈن میں عید الضحیٰ

عید الضحیٰ لنڈن میں ۲ر جولائی بروز جمعرات ہوئی۔ چونکہ جمعرات کے دن دفاتر والوں کو چھٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے اندیشہ تھا۔ کہ سب لوگ نہیں شامل ہو سکیں گے۔ مگر خدا کے فضل سے پہلے کی نسبت قریباً دُگنے دوست جمع ہو گئے مسٹر سعید ولسن جو لنڈن سے ایک سو میل کے فاصلہ پر Rochester شہر میں رہتے ہیں۔ اور مسز ڈیوس Bournemouth جو پورٹ سمتھ شہر سے آئی تھیں۔ پہلی دفعہ ہماری عید میں شامل ہوئے۔ نماز کے بعد میں نے خطبہ پڑھا۔ جو فلسفہ قربانی اور عید الضحیٰ کی حقیقت پر مشتمل تھا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا اعلان کر کے ان پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی۔ خطبہ کے بعد ملک غلام فرید صاحب نے حضرت صاحب کے چند عربی اشعار یاعین فیض اللہ والعرفان والے قصیدہ سے سنائے اور ان کا ترجمہ کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ اسکے بعد مسٹر محمد عالم صاحب نے جو Manchester سے تشریف لائے تھے۔ اپنی کمال خوشی کا اظہار کیا۔ جو انہیں لنڈن میں اتنے مسلمانوں کو جمع دیکھ کر ہوئی۔ اور اسلامی اخوۃ کو بڑھانے کے لئے انہوں نے یہ تجویز کی۔ کہ سب بھائی آپس میں معانقہ کریں۔ اور ایک دوسرے سے تعارف پیدا کریں۔ چنانچہ سب نے ایک دوسرے کو عید مبارک کہی۔ اور معانقہ کیا ؂

۱½ بجے کھانا کھلایا گیا۔ جو بالکل ہندوستانی طرز کا تھا اسکے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ اور مسٹر مبین اور مسٹر ملک اسمٰعیل نے بعض اپنے دوستوں اور اخباروں کو بھیجنے کے لئے فوٹو لئے۔ تین بجے ملک صاحب کا لیکچر تھا لیکچر سے پہلے مسٹر ڈین نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور مسز حبیبہ کلارک نے انگریزی میں ایک نظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تعریف میں پڑھکر سنائی اسکے بعد ملک صاحب کا لیکچر ہوا۔ جس میں انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کی زندگی پر روشنی ڈالکر آپ کی صداقت کو ثابت کیا۔ اس کے بعد مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب

ریٹائرڈ C. S. J. نے اسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اور فرمایا۔ گو میں احمدیہ سلسلہ میں شامل نہیں۔ مگر احمدیوں کی خدمت اسلام اور تبلیغی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور جہاں تک ممکن ہو گا۔ امداد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد چائے کا وقت تھا۔ چائے کے بعد مسٹر محمد اقبال نے حضرت صاحب کی نظم جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے پڑھ کر حاضرین کو خوش کیا۔ اور ان کے بعد مسٹر موورڈن نے جو یہاں بیرسٹر ہیں۔ اور مسٹر لافس ہیر سکرٹری کانفرنس آف ریلیجنز نے ہمارا شکریہ ادا کر کے عید کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد میں نے دعا کر کے جلسہ ختم کیا:

مندرجہ ذیل معزز دوست خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(1) Mr. Marfin Late General secretary Nigeria.

(2) Dr. A. M. Shah London.

(3) Justice Liyaqat ali Bhopal.

(4) Mrs. Loftus Hare.

(5) Mr. Knight Chorley.

(6) Nawab abdul majid Hyder abad.

(7) Dr & Madam Leon M. A. Ph. D.

(8) Mrs. Sheldrake.

(9) Mr. Cobb.

میری رپورٹ نامکمل ہو گی۔ اگر میں سید انعام اللہ شاہ صاحب سیالکوٹی کا شکریہ نہ ادا کروں۔ کھانے کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ جسے انہوں نے نہایت جانفشانی سے سرانجام دیا۔ عید کی کامیابی میں سید وزارت حسین صاحب کی کوشش اور مشورہ کا بہت دخل ہے۔ انہوں حضرت صاحب کا الہام I shall exalt thy name to the corners of the earth اور ریویو آف ریلیجنز کا اشتہار اور عید مبارک لکھوا کر جابجا لٹکائے۔ خوشبو جلائی۔ جھنڈا لگوایا۔ Book Stall بھی ان کے سپرد تھا۔ کئی لوگوں نے کتابیں خریدیں۔ کھانا تقسیم کرنے میں سید صاحب اور عزیزی ظفر حق خانصاحب نے بہت مدد کی۔ سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق مسٹر عزیز اللہ صاحب اور ان کی بیوی اور مس فارسٹن ہیں۔ جنہوں نے نہایت محنت اور خوبی سے چائے کا انتظام کیا۔ اور کھانا کھلانے میں ہر طرح مدد کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام۔ خاکسار درد (مولوی عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے)

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیاب ہونیوالے احمدی اصحاب

ڈاکٹری امسال میڈیکل سکول امرتسر کے امتحان سب اسسٹنٹ سرجنی میں تین نوجوان کامیاب ہوئے ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

میاں غلام مصطفٰے صاحب ابن میاں محمد الدین صاحب واصل باقی نویس کھاریاں۔ ضلع گجرات۔ (۲) عبد الرحمٰن خانصاحب ابن بھائی عبد الرحیم صاحب۔ نو مسلم قادیان (۳) محمد دین خانصاحب ڈنگہ ضلع گجرات۔

وکالت مندرجہ ذیل اصحاب نے امسال امتحان وکالت ایل ایل۔ بی پاس کیا۔

(۱) چودہری عزیز اللہ صاحب۔

(۲) چودہری عصمت اللہ صاحب۔

(۳) مرزا محمد علی بیگ صاحب۔

(۴) عبد الحق صاحب۔

(۵) چودہری بشیر احمد صاحب

(۶) شیخ بشیر احمد صاحب

(۷) فضل کریم صاحب

ضیاء الدین صاحب پٹیالوی کمپارٹمنٹ میں آئے۔

ہم کامیاب ہونے والے سب اصحاب کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی مذہبی ذمہ داریوں اور فرائض کو ہر وقت مدنظر رکھیں گے۔ اور اپنے وجود سلسلہ کے لئے مفید بنانے کی کوشش کریں گے۔

معزز غیر احمدیوں کے پتے مطلوب ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رسالہ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک تنقید شائع ہوا ہے۔ جو معزز تعلیم یافتہ مسلمانوں کی خدمت میں بھیجنا ضروری ہے۔ تاکہ مسلمانوں کی موجودہ پست حالت کا کوئی معقول انتظام ہو سکے۔ لہٰذا آپ اپنے ضلع کے ان معززین کے پتے بھیجدیں۔ جو اپنے علاقہ میں کوئی اثر اور اقتدار رکھتے ہوں۔ اور ترقی مسلمانان میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ بہت جلد کارروائی کی ضرورت ہے۔ تاکہ تحریک رواں بے جان نہ ہونے پائے۔ ذوالفقار علی خان۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

کارکنوں کی ضرورت

ایک مبلغ بمشاہرہ ۳۰ روپے علاقہ ارتداد کے لئے ضرورت ہے۔

(۲) گرمکھی جاننے والے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو سکھوں میں کام کر سکے۔ وظیفہ بیس ۲۰ روپے ماہوار۔ خاکسار ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان۔

ضرورت ملازمین

پرائمری سکولوں کے واسطے ہمیں مدرسین کی ضرورت ہے۔ نیز مڈل سکولوں کے لئے بھی ضرورت ہے۔ اس واسطے چاہئیے کہ مڈل پاس۔ انٹرنس پاس۔ نارمل پاس ۔جے۔وی ۔ ایس۔ وی ۔ امیدوار احباب ایڈریس کی جگہ خالی چھوڑ کر ہمارے پاس درخواستیں بمعہ سرٹیفکیٹ بھیجدیں۔

ہمارے جسقدر دوست نقشہ کشی۔ سروے اور اسٹیمیٹ جانتے ہوں۔ اپنی درخواستیں بمعہ سندات بھیجدیں۔ یہ اسلئے منگائی جاتی ہیں۔ کہ کبھی کبھی مانگ آتی رہتی ہے۔ اور جب تک ہم درخواستیں جمع کریں۔ وقت نکل جاتا ہے۔ بعض دوست درخواست بھیجتے ہی تقاضا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ کیا ہوا؟ کیا جواب ملا۔ یہ درست نہیں۔ کیونکہ ایسی درخواستوں کا جواب براہ راست درخواست دہندہ کو ملتا ہے۔ نہ کہ ہمیں۔ ہم البتہ آئندہ اطلاع دیدیا کریں گے۔ کہ درخواست فلاں جگہ بھیجی گئی ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

اعلان نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ بی بی عصمت النساء بنت مولوی سید اکرام الدین صاحب مرحوم کا نکاح مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۲۵ء منشی سید ممتاز علی صاحب محی الدین پوری سے بارہ سو روپیہ مہر کے عوض مولوی محمد احمد صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو فلاح دارین کا موجب کرے۔ والسلام۔ عاجز سید صمصام الدین احمدی عفی اللہ عنہ از سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

(۲) بتاریخ ۱۲ر جولائی ۱۹۲۵ء جناب منشی غلام نبی صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ دون نے میاں محمد اسحاق خانصاحب احمدی ولد جناب خان صاحب گلن خان احمدی مالک ڈاک بنگلہ راجپور کا نکاح احمدی بیگم بنت جناب بابو نبی بخش صاحب احمدی سے دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھ کر اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے۔ آمین۔ خاکسار رفیق احمد قریشی احمدی۔ ڈیرہ دون۔

(۳) ۲۶ر جون منشی نور محمد صاحب کلکتہ نے شیخ محمد عبد اللہ ولد شیخ محمد اکرام صاحب دلیل پوری کا نکاح حمیدہ بیگم بنت شیخ عبد الحق صاحب وڈالہ بانگر سے بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ کریم بابرکت کرے۔ خاکسار محمد عبد اللہ احمدی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ - قادیان دارالامان - ۴ اگست ۱۹۲۵ء

کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

قرآن شریف اور قتلِ مرتد

کیا قرآن کریم قتلِ مُرتد کے سوال پر ساکت ہے؟

(نمبر ۱۸)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

قتلِ مرتد کے حامی قرآن کریم میں اپنے دعوے کی کوئی تائید نہ پاکر بلکہ قرآن شریف کی تعلیم کو اپنے خیال کے بالکل اُلٹ دیکھ کر اپنے آپ کو بچانے کی اس طرح بے سود کوشش کرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف اس مسئلہ کے متعلق ساکت ہے۔ مگر یہ حیلہ ان کے لئے کوئی بچاؤ کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ ان کے اس قول کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ جب تک ہم قرآن شریف میں ان کو یہ لکھا ہوا نہ دکھا دیں۔ کہ مرتد کو قتل مت کرو۔ ان کی تسلی نہیں ہو سکتی قرآن شریف ایک حکیم کتاب ہے۔ وہ ہر ایک لغو کلام سے پاک ہے۔ جب قرآن شریف کی تمام تعلیم ہی اس امر کے مخالف پڑی ہوئی ہے۔ کہ کسی کو صرف مذہب کی تبدیلی پر قتل کیا جائے۔ وہ باواز بلند کہہ رہی ہے:۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اور اس امر کا بار بار اعلان کر رہی ہے:۔ من اھتدیٰ فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا۔ اور جب وہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے:۔ ما علے الرسول الا البلاغ۔ اور جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما انت علیھم بوکیل۔ اور جب قرآن شریف نے یہ امر بطور قاعدہ کلیہ کے بیان فرما دیا ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ تو ایسی کھلی کھلی تعلیم کے بعد اس امر کی کوئی ضرورت باقی نہیں تھی۔ کہ مسلمانوں کو یہ بھی کہا جاتا۔ کہ جو شخص تم میں سے مرتد ہو جائے اسے قتل نہیں کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کی تعلیم کے ہوتے ہوئے جب مرتد کے قتل کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا اسکی تردید کیوں کی جاتی۔ ایسے حالات کے ماتحت یہ کہنا کہ خبردار! مرتد کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ ایک لغو کام تھا اور قرآن شریف جیسی حکیم کتاب کی شان کے بالکل منافی تھا۔ قرآن شریف ایسی لغو کلام کا مرتکب نہیں ہو سکتا تھا:

علاوہ ازیں قرآن شریف کی وہ آیات جن میں ارتداد کا ذکر ہے۔ خود صاف طور پر بتا رہی ہیں۔ کہ مرتد کے لئے قتل کا حکم نہیں تھا۔

مثلاً اللہ تعالےٰ یہود کی ایک سازش کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے:۔ وقالت طائفۃ من اھل الکتاب اٰمنوا بالذی انزل علے الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہ لعلھم یرجعون (اٰل عمران ع ۸) "اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) سمجھاتا ہے کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے۔ اول روز اس پر ایمان لاؤ۔ اور آخر روز اس سے انکار کر دیا کرو۔ شاید (اس تدبیر سے) مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں" مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے اس آیہ کریمہ کو پیش کر کے اس سے یہ استدلال کیا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت اس قسم کی شرارتیں کی جایا کرتی تھیں۔ مگر باوجود اسکے ان کے قتل کا حکم نہیں دیا گیا۔

اسکے جواب میں مولوی ظفر علی خان صاحب فرماتے ہیں۔ یہ صرف یہود کی ایک تجویز تھی جسے عمل میں نہیں لایا گیا۔ اسلئے اس آیت سے یہ استدلال نہیں ہو سکتا کہ مرتدین کو قتل نہیں کیا جاتا تھا:

مگر مولوی ظفر علی خاں صاحب کی یہ جرح بالکل غلط ہے ہم ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیتے ہیں۔ کہ یہود کی یہ صرف ایک تجویز ہی تھی۔ اور اسپر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔ پھر بھی یہ آیت اس امر کا قطعی ثبوت ہے۔ کہ مرتدین کو قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اگر مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ اور مرتدین کو قتل کیا جاتا۔ تو وہ کبھی ایسی تجویز ہی نہ کرتے۔ کیونکہ اس سے انہیں سوائے اپنے آدمیوں کو ہلاکت میں ڈالنے کے اور کوئی نفع نہیں تھا۔ پس ان کا ایسی تجویز کرنا خود اس امر کا ایک یقینی ثبوت ہے۔ کہ مرتدین کو قتل کی سزا نہیں دیجاتی تھی۔ یہود کی نسبت یہ امید کرنا۔ کہ وہ کسی ایسی غرض کے لئے اپنی جان کو یقینی ہلاکت میں ڈالنے کے لئے تیار تھے۔ بالکل ناممکن ہے۔ ان کے متعلق تو قرآن شریف شہادت دیتا ہے۔ ولتجدنھم احرص الناس علیٰ حیٰوۃ ومن الذین اشرکوا یود احدھم لو یعمر الف سنۃ (بقرہ - ع ۱۱) "البتہ تم پاؤ گے کہ یہ لوگ زندگی پر سب لوگوں سے کہیں زیادہ حریص ہیں۔ یہاں تک کہ مشرکین سے بھی (جو قیامت ہی کے قائل نہیں) ان میں سے ایک ایک چاہتا ہے۔ کہ اے کاش اس کی عمر ہزار برس کی ہو" پھر انکی نسبت فرماتا ہے۔ اولٰئک الذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالاٰخرۃ (بقرہ ع ۱۰) "یہی ہیں جنہوں نے آخرت کی زندگی کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی"

پھر اس آیہ کریمہ میں ایک اور جملہ بھی ہے۔ جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ مرتد کی سزا قتل نہیں تھی۔ اور وہ لعلھم یرجعون ہے۔ اس میں ان کی اس سازش کی غرض بتائی گئی ہے۔ یعنی ایسی تجویز انہوں نے کیوں کی۔ انکی غرض کیا تھی۔ لعلھم یرجعون۔ یہ تجویز انہوں نے اس لئے کی تھی۔ کہ ان کے ارتداد کو دیکھکر دوسرے مسلمان اسلام کے متعلق شک میں پڑ جائیں۔ اور اسلام سے ارتداد اختیار کر لیں۔ لیکن اگر یہ دعوٰی درست ہے۔ کہ اسلام میں مرتدین کیلئے قتل کی سزا مقرر تھی تو انکی یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی تھی۔ جب وہ جانتے تھے۔ کہ ہر ایک مرتد کو قتل کیا جاتا ہے تو انہیں کبھی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ ان کی دیکھا دیکھی مسلمان بھی ارتداد اختیار کر لینگے۔ کیونکہ ان کے مرتد ہوتے ہی جب ان کو قتل کیا جاتا۔ تو اس نظارہ کو دیکھکر تو جو لوگ ارتداد کے لئے تیار ہوتے۔ وہ بھی رک جاتے۔ نہ کہ اور بھی زیادہ ارتداد پر آمادہ ہو جاتے۔ پس اس غرض کا متعین کرنا بھی صاف ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مرتدین کے قتل کا کوئی حکم اسلام میں نہیں تھا:

علاوہ ازیں روایات سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ کوئی معمولی آنی تجویز نہیں تھی۔ جو سرسری طور پر بعض یہود کے خیال میں آئی۔ اور دل لگی کے طور پر انہوں نے

کا ذکر کر دیا۔ بلکہ مختلف تفاسیر میں ایسے لوگوں کے اسماء اور انکی تعداد بھی مندرج ہے۔ جنہوں نے یہ مشورہ کیا۔ اور یہ بھی مذکور ہے۔ کہ انہوں نے اس تجویز پر عمل کرنے کا تہیہ بھی کر لیا۔ میں یہاں صرف ایک حوالہ نقل کرتا ہوں۔

بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ پر لکھا ہے:-

قال الحسن والسدی تواطأ اثنا عشر حبراً من یهود خیبر وقری عرینة وقال بعضهم لبعض ادخلوا فی دین محمد اول النهار باللسان دون الاعتقاد واکفروا به فی آخر النهار وقولوا انا نظرنا فی کتبنا وشاورنا علماءنا فوجدنا محمداً لیس کذالک وظهر لنا کذبه وبطلان دینه فاذا فعلتم ذالک شک اصحابه فی دینهم وقالوا هم اهل الکتاب فهم اعلم منا فیرجعون عن دینهم الی دینکم فنزلت - یعنی حسن اور سدی بیان کرتے ہیں۔ کہ یہود خیبر اور عرینہ کی بستیوں کے بارہ عالموں نے اتفاق کیا۔ اور ایک دوسرے کو کہا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین میں اول روز میں داخل ہو جاؤ۔ صرف زبان سے اقرار کرو۔ دل سے نہ مانو اور آخر روز میں انکار کر دو اور کہو۔ کہ ہم نے اپنی کتابوں کو غور سے پڑھا ہے۔ اور اپنے علماء سے بھی مشورہ کیا ہے۔ اور ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچے نبی نہیں ہیں۔ اور ان کا کذب اور ان کے دین کا باطل ہونا ہمیں ظاہر ہو گیا ہے۔ اور جب تم ایسا کرو گے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں کو اپنے دین میں شک پڑ جائے گا۔ اور وہ کہیں گے۔ یہ لوگ اہل کتاب ہیں۔ یہ ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے دین سے برگشتہ ہو کر تمہارے دین کی طرف آ جائیں گے۔

اسی مضمون کی دیگر روایات جن میں ان مشورہ کرنے والوں کے نام بھی دئے گئے ہیں۔ تفسیر کی دوسری کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ملاحظہ ہو۔ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۶۰۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۲ و صفحہ ۴۳۔

نیز خود قرآن شریف میں اس واقعہ کا ذکر کرنا اور اسکو اہمیت دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ ایسے واقعات ہوتے رہتے ورنہ کیا ضرورت تھی۔ کہ محض ایک ظنی خیال کو جس کا کوئی اثر نہیں تھا۔ خواہ مخواہ قرآن مجید میں بیان کیا جاتا۔ چنانچہ صاحب بحر المحیط لکھتے ہیں۔ اما امتثال الامر منهم امر به فمسکوت عن وقوعه واسباب النزول تدل علی وقوعه۔ (بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۴۹۳) یعنی اگرچہ قرآن شریف میں اس امر کی تصریح نہیں ہے۔ کہ اس تجویز پر عملدرآمد کیا گیا یا نہیں۔ لیکن اسباب نزول اس بات پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ ایسا کیا گیا۔

علاوہ ازیں قرآن شریف کے دوسرے مقامات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس تجویز پر عمل کیا گیا۔ اور قرآن اس امر کی شہادت دیتا ہے۔ کہ آنحضور پر نور کے وقت میں ایسے یہودی موجود تھے۔ جو ایسی شرارتیں کرتے تھے۔ چنانچہ سورہ مائدہ رکوع ۹ میں اللہ تعالیٰ یہود کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذا جاؤکم قالوا آمنا وقد دخلوا بالکفر وهم قد خرجوا به والله اعلم بما کانوا یکتمون ۔ (مسلمانو!) جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے۔ اور کفر ہی کو ساتھ لیکر چلے بھی گئے۔ اور جو بات وہ دل میں چھپائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسکو خوب جانتا ہے۔"

زیر آیت ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا روح المعانی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے۔

عن الحسن انهم طائفة من اهل الکتاب ارادوا تشکیک اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فکانوا یظهرون الایمان بحضرتهم ثم یقولون قد عرضت لنا شبهة فیکفرون ثم یظهرون ثم یقولون قد عرضت لنا شبهة اخری فیکفرون ویستمرون علی الکفر الی الموت وذالک معنی قوله تعالیٰ وقالت طائفة من اهل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون ۔ حسن (بصری رض) کا قول ہے۔ کہ آیہ کریمہ ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ وہ اہل کتاب کا ایک گروہ تھا۔ جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دل میں اسلام کے متعلق شک ڈالنا چاہا۔ اس لئے وہ ان کے پاس آکر پہلے اپنے ایمان کا اظہار کرتے۔ پھر کہتے ہمارے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اسلام سے انکار کر دیتے پھر آکر اپنے ایمان کا اظہار کرتے۔ پھر کہتے ہمارے دل میں اور شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ پھر انکار کر دیتے۔ پھر موت تک اسی انکار پر قائم رہتے۔ اور یہی معنی ہیں اس آیت کے وقالت طائفة من اهل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون ۔ حسن بصری رض کے متعلق جن کا قول میں اوپر نقل کر چکا ہوں۔ تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ میں لکھا ہے۔ قال ایوب ما رأت عینای افقه من الحسن وقال عطاء بن ابی رباح کان اماما ضخما یقتدی به یعنی ایوب کہتے ہیں۔ میری آنکھوں نے حسن بصری سے کوئی زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔ اور عطاء بن ابی رباح کہتے

وہ ایک عظیم الشان امام تھا۔ جس کے قول کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور امام باقرؒ فرماتے ہیں۔ ذالک الذی یشبه کلامه کلام الانبیاء وقال محمد بن سعد کان الحسن جامعا عالما رفیعا فقیها ثقة مامونا عابدا ناسکا کثیر العلم فصیحا جمیلا وسیما۔ یہ وہ انسان ہے۔ جس کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور محمد بن سعد کا قول ہے۔ کہ حسن بصری کامل ماہر۔ عالم۔ بلند شان فقیہ۔ معتبر۔ اپنی رائے میں محفوظ۔ عابد۔ پرہیزگار۔ بہت علم والے فصیح اللسان۔ اور خوبصورت شکل و سیرت والے تھے۔ پس ایسے عظیم الشان انسان کا یہ قول ہے۔ کہ آیہ کریمہ ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا میں جن لوگوں کا ذکر ہے۔ کہ وہ پہلے ایمان لاتے۔ پھر ارتداد اختیار کرتے۔ پھر ایمان لاتے پھر کفر کرتے۔ وہ یہودی تھے۔ جنہوں نے یہ مشورہ کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو بہکانے کے لئے اور ان کے دل میں اسلام کے متعلق شکوک پیدا کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تاکہ جب مسلمان دیکھیں گے۔ کہ اہل کتاب جو ان سے زیادہ عالم ہیں اسلام لا کر پھر اسلام سے پھر جاتے ہیں۔ تو ان کے دل میں شبہ پیدا ہو گا۔ کہ واقعی اسلام سچا مذہب نہیں ہے۔ اور وہ بھی اسلام سے پھر جائیں گے۔ پس حضرت حسن بصری جیسے نیک انسان جو تابعی تھے۔ جن کا سب علم صحابہ کی بالمشافہ گفتگو پر مبنی تھا۔ اس تاریخی واقعہ کے متعلق شہادت دیتے ہیں۔ کہ یہود نہ صرف مشورہ کیا کرتے تھے۔ کہ مسلمان ہو کر مرتد ہو جاویں بلکہ ایسا کیا بھی کرتے تھے۔ اور ایسے شخص کی شہادت جس کا علم صحابہ کے علم سے بلا واسطہ ماخوذ ہے۔ اور جو جھوٹ کے شبہ سے پاک ہے۔ نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔

غرض قرآن شریف کی آیہ کریمہ وقالت طائفة من اهل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون ۔ اس بات کا قطعی اور یقینی ثبوت ہے۔ کہ اسلام میں مرتدین کو ارتداد کی سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور ان کو ارتداد کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا تھا۔ ورنہ یہود کبھی ایسی تجویز نہ سوچتے۔ اور نہ اس پر عمل کرتے۔ اور نہ ان کو یہ امید ہوتی۔ کہ ان کی اس تدبیر سے مسلمان اپنے دین سے پھر جاویں گے۔ پس اس آیہ کریمہ کی موجودگی میں یہ کہنا۔ کہ قرآن شریف قتل مرتد کے سوال پر ساکت ہے۔ ایک غلط دعویٰ ہے۔ کیونکہ قرآن شریف بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ مرتد کی سزا قتل نہیں۔

دیوبندیوں کی فتنہ انگیزی

آل انڈیا مسلم پارٹیز کے متعلق جو روش علمائے دیوبند وغیرہ نے اختیار کی۔ وہ اس قدر معیوب اور قابل شرم تھی۔ کہ ان علماء کے عقیدت مند بھی اس کے متعلق اظہار رنج و افسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ جناب سید جالب صاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار ہمدم جو بذات خود کانفرنس میں شامل ہوئے۔ ۲۵ر جولائی کے ہمدم میں رقم فرماتے ہیں:۔

"اسلامیہ ہائی سکول امرتسر میں جہاں کانفرنس کے اجلاس منعقد ہو رہے تھے۔ پہنچنے پر جس چیز نے سب سے پہلے ہماری توجہ کو جذب کیا۔ وہ بعض طویل و عریض مطبوعہ اشتہارات تھے۔ جو اسکول کے دروازہ کے دونو پہلوؤں پر چسپاں تھے۔ اور جن میں علماء کی بعض محترم و با اثر جماعتوں کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں بدیں وجہ شریک نہیں ہو سکتے۔ کہ اس میں بعض ایسی جماعتوں کو بھی بلایا گیا ہے۔ جن کو وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ ان اشتہارات کو دیکھ کر ہمارا ماتھا ٹھنکا۔ اور کانفرنس کی کامیابی کی جو خوشگوار توقعات ہم اپنے دل میں لے کر گئے تھے۔ ان میں اختلال پیدا ہونے لگا۔ ہمیں امرتسر پہنچنے سے قبل ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ ایک خدا اور رسول کے ماننے والے اور ایک ہی کتاب مقدس پر اعتقاد رکھنے والے اپنے فروعی اختلافات کو اس قدر اہمیت دینگے۔ کہ ان کی بنا پر ایک ایسی کانفرنس میں شریک ہونے سے انکار کر دینگے۔ جس کا مقصد تبلیغ اسلام کی اغراض کے لئے قوم کی منتشر قوتوں کو ایک مرکز پر فراہم کرنا ہے"

پھر لکھتا ہے:۔

"کاش کہ ہمارے یہ محترم پیشوایان دین اپنے خیال کو کسی قدر وسعت دیتے۔ اور اپنی درس گاہوں یا خانقاہوں کی چار دیواری سے باہر کی حالت دنیا پر غور فرماتے۔ تو انہیں معلوم ہوتا۔ کہ فتنہ ارتداد جس کی روک تھام کے لئے یہ کانفرنس طلب کی گئی تھی۔ کس طرح ہندوؤں کے ان فرقوں کو باہم متحد کرنے کا باعث ہو رہا ہے۔ جو اپنے درمیان فروعی نہیں۔ بلکہ زبردست اصولی اختلاف رکھتے ہیں"

لیکن کیا ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی اپیلوں کا اثر ان سنگدل علماء پر ہو۔ جو نفسانی اغراض اور فوائد کے لئے یہی بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کسی بات پر متفق نہ ہونے دیں ہندوستان کے سیاسی لیڈر کہا کرتے ہیں۔ انگریزوں کی یہ حکمت عملی ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کو لڑاتے رہو۔ اور پھر چین سے حکومت کرو۔ ہم کہتے ہیں۔ علماء اس حکمت عملی کے بہت دلدادہ ہیں۔ اسی لئے وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑاتے رہتے اور خود مزے اڑاتے ہیں۔

فہم سے بالا علماء ہند کی سیاست

اخبار مدینہ ۲۸ر جولائی اسی کانفرنس کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"سب سے پہلے جو تخریبی ابتدا ہوئی۔ وہ ہمارے علمائے کرام کی طرف سے جو بزرگان دیوبند اور ارکان جمیعۃ علمائے ہند کی بلند اور ہم غریبوں کی پہنچ سے بالاتر سیاست کا مظاہرہ تھا۔ جاہل اور ہیچ فہم دنیادار یہ حق ہی نہیں رکھتے۔ کہ علمبرداران شریعت محمدی اور جانشین سرور دو عالم کی ذات گرامی پر نعوذ باللہ کوئی گستاخ اور پر معصیت نگاہ بغرض تنقید ڈالیں۔ لیکن ہم اس کا فیصلہ خود غور لئے قدرت کے انصاف اور آقائے دو عالم پر چھوڑتے ہیں۔ کہ اجتماع امت کی رہبری کرنے کے لئے اس کے ماحول سے بھی صرف اس لئے گریز کرنا۔ کہ اس میں قادیانی جماعت کے نمائندے شریک تھے۔ کس حد تک جائز اور حق بجانب ہے"

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ان علماء کو سوائے انشقاق و افتراق کے کچھ آتا ہی نہیں۔ ورنہ اگر یہ لوگ مسلمانوں کی راہ نمائی کی اہلیت رکھتے۔ تو اس قسم کی کانفرنسوں کے انعقاد کی ضرورت ہی کیوں پیش آتی۔ اب مسلمان اگر کامیابی حاصل کرینگے۔ تو اس قسم کے علماء کی قیادت سے آزاد ہو کر۔ جس کے لئے پر زور کوشش کی ضرورت ہے۔

البقر اور سوامی شردھانند

ایک گذشتہ پرچہ میں بابو بپن چندر پال صاحب کے وہ الفاظ پیش کئے گئے تھے۔ جو انہوں نے بقر عید کے موقعہ پر گائے کی قربانی کی وجہ سے ہندوؤں کے فتنہ و فساد کرنے کے متعلق کہے۔ اور ان کی اس روش کو نہایت ہی شرمناک قرار دیا تھا۔ اب "ہندو قوم کی سنجیونا" اور آریہ سماج کے سب سے بڑے کرتا دھرتا سوامی شردھانند صاحب کی رائے ذبح البقر کے متعلق پیش کی جاتی ہے۔ آپ نے [illegible] میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"مسلمان صرف ۶۰ ہزار گوئیں ذبح کرتے ہیں۔ اور وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایسا کرنے سے وہ ثواب کے بھاگی (مستحق) بنتے ہیں۔ وہ اس اگیان (جہالت) میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان سے لڑنے جھگڑنے کی بجائے ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اس اگیان سے نکل سکیں۔ چھاؤنیوں میں ۱۰ لاکھ گوئیں ذبح ہوتی ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ کے قریب یورپ کو مصالحہ لگا کر بھیجی جاتی ہیں" (ریاست ۲۰ر جولائی)

گویا اول تو مسلمان جن سے ذبح البقر پر ہندو نہ صرف آمادہ فساد رہتے ہیں۔ بلکہ لڑائی اور جنگ بھی کرتے رہتے اور جہاں مسلمانوں کی تعداد قلیل ہو۔ وہاں ان پر بڑے بڑے مظالم بھی روا رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ کی نسبت بہت تھوڑی گائیں ذبح کرتے ہیں۔ دوسرے گائے کی قربانی کار ثواب بھی سمجھتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کو چھوڑ کر مسلمانوں سے برسر پیکار ہونا ہندوؤں کے لئے ہرگز مناسب نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ مسلمان جہالت میں پھنسے ہونے کی وجہ سے گائیں ذبح کرتے ہیں۔ اگر یہ جہالت ہے۔ تو سوامی جی کو زمانہ سابق کے تمام ہندوؤں کو جاہل قرار دینا پڑے گا۔ جو گھوڑے بھینسے اور بیل کی قربانیاں بڑی شان و شوکت سے کرتے تھے۔ اور اب بھی بعض تیرتھوں پر ہر سال متعدد بکرے اور بھینسے کاٹے جاتے ہیں۔

مولوی ظفر علی خانصاحب اور غیر مبایعین

مجلس خلافت ضلع لاہور کے زیر اہتمام جو جلسہ بتاریخ ۲۷ر جولائی ۱۹۲۵ء امرتسر میں ہوا۔ اس میں مولوی ظفر علی خاں نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"قادیانیوں کی دو جماعتیں ہیں۔ ایک لاہوری دوسری محمودیہ لاہوری جماعت تو رفتہ رفتہ میرزائیت سے الگ ہو کر اہل سنت والجماعت میں جذب ہو رہی ہے۔ وہ پیغمبر اسلام صلعم کو ہماری طرح خاتم النبیین قرار دیتے ہیں۔ اور قریباً قریباً تمام عقائد میں ہمارے ہم داستان ہیں۔ ان کے رئیس مولوی محمد علی صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جہاد کی وہی تشریح ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے تھی۔ شریعت کا حکم ظاہر پر ہے۔ لہذا ہم ان کے ساتھ مل کر کام کر سکتے ہیں" (زمیندار ۲۸ر جولائی ۱۹۲۵ء)

اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے۔ کہ غیر مبایعین کے متعلق مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ درست ہے۔ اور "لاہوری جماعت" نے انہیں اس بارے میں اطمینان دلا دیا ہے۔ تو ہم پوچھتے ہیں۔ کہ کیا دیوبندی علماء سے بھی اس مصالحت کی اجازت لے لی گئی ہے۔ جو "لاہوری جماعت"

کو بھی اسی طرح خارج از اسلام قرار دے چکے ہیں جس طرح "قادیانی جماعت" کو۔ معلوم ہوتا ہے۔ مولوی ظفر علی خاں لے بریلوی۔ دیداری۔ جماعت شاہی نرغہ میں ایسا پھنسا ہے۔ کہ اسے کوئی نئی جائے پناہ "تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں ہم بھی غیر مبائعین سے کہیں گے۔ کہ اسے مایوس اور ناکام نہ ہونے دیں۔ اور اس تلخ اور ناگوار تجربہ کو بھول کر جو اس کے ساتھ رفاقت حاصل کرنے پر انہیں پہلے ہو چکا ہے۔ اب نئے سرے سے تجربہ شروع کریں*

دیوبندیوں کا کفر

دیوبندیوں نے ہمارے خلاف جو طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ وہ آج کل خوب زوروں پر ہے۔ وہ ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ لگا کر یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ آریوں اور عیسائیوں سے مل کر وہ کام کر سکتے ہیں۔ لیکن احمدیوں کے ساتھ ایک مجلس میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ لیکن وہ خود جس اسلام کے مدعی ہیں۔ اس کی حقیقت بریلوی علماء سے پوچھنی چاہیئے۔ جن کا اخبار غالب (۱۹ر جولائی) لکھتا ہے:۔

"(۱) اللہ تعالےٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ یہ علماء دیوبند کا سب سے زبردست مسلمہ مسئلہ ہے۔ (۲) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے شیطان کا علم زیادہ ہے۔ یہ علماء دیوبند کی تحریر ہے (۳) بے شمار وہ گستاخانہ کلمات ہیں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر ملت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ اور ایسی ہی تحریروں پر اگر علماء فقہ اہل سنت نے ان پر کفر کے فتوے دیئے۔ تو کیا وہ مورد طعن ہو سکتے ہیں۔ ہم آج ذمہ داری لیتے ہیں۔ کہ اہل دیوبند معہ اپنے حلقہ بندوں کے ان عقائد فاسدہ سے اور ان گستاخانہ تحریروں سے جن کو ہم تفصیل کے ساتھ بھی لکھ سکتے ہیں۔ توبہ کا اعلان کر دیں تو اہل علم اہل سنت علماء بریلی ہوں۔ یا علماء بدایوں۔ یا علما لکھنو اپنے اپنے مخالفانہ فتادے واپس لے کر صلح و آشتی کے لئے میل ملاپ کی خاطر محبت و اخوت کی رسم کے متعلق ہاتھ بڑھانے کو آمادہ ہونگے اتحاد کے خواہاں حضرات اگر دل سے اتحاد کے خواہشمند ہیں۔ تو علماء دیوبند کو اس پر آمادہ کریں۔ ورنہ جو کر نہیں سکتے۔ اس پر زبان نہ کھولیں"

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ دیوبندی علماء اہلسنت کے نزدیک پورے پورے کافر ہیں۔ اور وہ اسی وجہ سے ان کے ساتھ ملکر کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔ کیونکہ انہیں دشمن اسلام سمجھتے ہیں۔ پس دیوبندیوں کو چاہیئے احمدیوں کو کافر قرار دینے کی بجائے اپنے اسلام کا فکر کریں۔ پہلے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کریں۔ اور پھر کسی اور کے کفر و اسلام پر بحث کریں۔ ورنہ جب کہ وہ خود ہی مسلمان نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے متعلق نہایت گندہ عقیدہ رکھنے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ......

چودھویں صدی کے مولوی

اس زمانہ کے مولویوں نے نہ معلوم خدا تعالےٰ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ کہ اس سے دھوکہ بازی کی تعلیم دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اس کے ثبوت میں "ہندوستان بھر کے تمام اہل السنۃ والجماعت کے واحد ہفتہ وار اخبار الفقیہہ" کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ اخبار مذکور نے اپنے "فتاویٰ" کے کالم میں ان مسلمانوں کے لئے جو پہلے ہی نماز روزہ کے تارک ہیں۔ ایک ایسا گر بتایا ہے۔ جس کی وجہ سے زندگی میں نہ انہیں نماز پڑھنی پڑے۔ نہ روزہ رکھنا پڑے۔ اور مرنے کے بعد سستے چھوٹ بھی جائیں*

اخبار مذکور (۲۸ر جولائی ۱۹۲۵ء) لکھتا ہے:۔

"میت کے ذمہ سے قضاء نماز روزے ساقط کرنے اور فدیہ کا طریق یہ ہے۔ کہ ولی میت میت کی طرف سے حسب وصیت یا تبرعاً حساب کر کے ہر نماز و روزہ کے بدلے بقدر صدقہ فطر اناج یا اس کی قیمت خیرات کرے"

گویا نماز و روزہ کی بجائے اگر اناج یا نقدی ادا کر دی جائے۔ تو پھر انسان وہ اغراض حاصل کر سکتا ہے۔ جو نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہیں*

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اسلام کے یہ دونوں نہایت ضروری رکن انسان کے لئے بطور سزا کے ہیں۔ یا اس کی روحانی اصلاح و ترقی کے لئے۔ اگر تو نماز روزہ کی ادائگی کا حکم کسی جرم اور قصور کی سزا میں دیا گیا ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس "قید" کی بجائے نقد یا اناج کے رنگ میں "جرمانہ" قبول ہو جائے۔ لیکن اگر نماز کی یہ غرض ہے۔ کہ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر اور روزہ سے یہ مدعا ہے لعلکم تتقون۔ تو چودھویں صدی کے مولوی صاحبان براہ نوازش بتا دیں۔ مرنے کے بعد "اناج یا نقد" دے دینے سے یہ اغراض کس طرح حاصل ہو سکتی ہیں*

ایک انسان جو ساری عمر تارک الصلوٰۃ ہونے کی وجہ سے "فحشاء و منکر" کا ارتکاب کرتا رہا۔ اور جو تمام عمر رمضان کے روزے بغیر شرعی عذر کے نہ رکھکر "تقویٰ" سے محروم رہا۔ وہ مرنے کے بعد دوسروں کے اناج یا نقدی دیدینے سے کس طرح اپنے برے اعمال و افعال کی سزا سے بچ سکتا ہے یہ محض اس زمانہ کے بد اعمال مولویوں کا پاکھنڈ ہے۔ جو انہوں نے مُردوں کے متعلق ٹیکس وصول کرنے کیلئے بنا رکھا ہے۔

مگر ستم یہ ہے۔ کہ یہ ظالم اور جفا کار مولوی اس وقت تک مردہ دفن کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب تک انہیں مردہ کا یہ ٹیکس ادا نہ کر دیا جائے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ اخبارات میں غالباً ریاست جموں کے متعلق یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وہاں کے ایک ہندو ساہوکار نے اپنے ایک مقروض مسلمان کی نعش کو اس وقت تک دفن کرنے سے روک دیا۔ جب تک اس کے ورثا نے "حساب کر کے" اس کی کوڑی کوڑی نہ چکا دی۔ بنئے کے اس ظالمانہ فعل پر ایک شور برپا ہو گیا تھا۔ لیکن حیرت ہے۔ مولویوں کے قریباً ایسے ہی سلوک پر جو وہ مُردوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ کوئی آواز نہیں اٹھاتا۔ اور وہ کھلے بندوں اس لوٹ میں مصروف ہیں*

ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے۔ اگر نقدی یا اناج دے کر تارک صوم و صلوٰۃ مردہ سیدھا جنت میں بھیجا جا سکتا ہے۔ تو پھر اس قدر تشدد کی کیا ضرورت ہے۔ کہ نعش کو دفن کرنے کی اس وقت اجازت دی جائے۔ جب "حساب کر کے ہر نماز و روزہ کے بدلہ اناج یا اس کی قیمت" ادا کر دی جائے۔ وہ خدا جو بقول مولوی صاحبان نماز اور روزہ کی بجائے چنے یا جَو کے دانے یا چاندی کی ٹھیکریاں اس لئے قبول کر لیتا ہے۔ کہ اس کے بندے اس کے نہایت اہم احکام کی خلاف ورزی کرنے کے بعد بھی دوزخ میں نہ جائیں۔ یقیناً وہ "جنس" یا "نقد" کی وصولی میں ڈھیل بھی دے سکتا ہوگا۔ لیکن مولوی صاحبان چونکہ سمجھتے ہیں۔ اگر مردہ دفن ہو گیا۔ اور لین دین کی بات کسی اور وقت پر جا پڑی۔ تو ان کے پلے کچھ نہیں پڑے گا۔ اس لئے وہ اس بارے میں التوا کو قطعاً جائز قرار نہیں دیتے*

پھر ایک اور بھی خیال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ خدا تعالےٰ کسی سود خوار بنئے کی طرح نہیں۔ جو مقروض کو کسی حالت میں بھی معاف نہیں کرتا۔ اور نہ کسی ظالم اور جابر حاکم کی طرح ہے۔ جو مجرم سے ہر حالت میں جرمانہ وصول کر لیتا یا اسے قید میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نادار اور مفلس گھروں کے مُردوں سے نماز روزہ کا "فدیہ" وصول کئے بغیر معاف کر دے۔ لیکن علماء نے اپنی قساوت قلبی پر قیاس کر کے اسے بھی جائز نہیں رکھا۔ اس بارے میں ان کا جو ارشاد ہے۔ وہ آئندہ پیش کیا جائیگا۔ اور بتایا جائے گا۔ کہ ہر حالت میں انہوں نے پیٹ پوجا کا سامان کرنا ضروری قرار دیا ہے*

53

اشتہارات

ایک ڈاکٹر کے بارہ سالہ تجربہ کا اعلان

تمام ہندوستان بھر میں آنکھیں بنانے کے لئے صرف موگا ہی مشہور ہے۔ ہسپتال میں ہر سال آنکھوں کے ہزاروں بیمار آتے ہیں میں اپنے بارہ سالہ تجربہ سے جو ہزاروں بیمار دیکھنے کے بعد حاصل ہوا۔ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ آنکھوں کے تمام بیماروں میں سے ۸۰ فیصدی بلکہ ۹۰ فیصدی بیمار ایسے ہوتے ہیں جنکی آنکھیں صرف گکروں سے خراب ہوتی ہیں۔ حسب ذیل تکالیف گکروں سے پیدا ہوتی ہیں۔ خارش۔ لالی۔ پانی بہنا۔ آنکھوں کا چندھیا جانا۔ پلکیں سرخ موٹی۔ پلکوں کے بال گرنا لکھتے پڑھتے وقت آنکھوں میں پانی بھر آنا۔ گاڑھا مواد بہنا آنکھوں میں ریت کی طرح کسی چیز کا خراش کرنا۔ دھند غبار۔ ڈھیلے پر زخم۔ سفیدی۔ آنکھ اور پیشانی میں درد۔ پڑبال۔ چھپروں کا بھاری ہونا اور جھپک جانا۔ یہ سب خرابیاں گکروں ہی سے پیدا ہوتی ہیں مریض ان میں سے کسی میں مبتلا ہو کر علاج سے لاپروائی یا غلط علاج کر کے آنکھیں خراب کر لیتا ہے۔ چنانچہ وہ علاج جو میرے بارہ سالہ تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ آج اس کا اعلان کرتا ہوں۔ وہ گرینول بکس کا استعمال ہے۔ اس بکس میں چار ادویہ ہیں۔ جو مختلف وقتوں پر مختلف طور سے آسانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کے استعمال سے گکرے اور ان سے پیدا شدہ امراض بالکل دور ہو جاتی ہیں۔ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں۔ کہ بفضل شافی مطلق میرا یہی طریق علاج ہے۔ جو گکروں اور ان سے پیدا شدہ امراض کے لئے شافی ہے۔ باقی تمام علاج اس کے مقابل ہیچ ہیں مثلاً صرف آنکھوں میں دوائی کا ڈالنا۔ کاپر سلفاس۔ کاسٹک لوشن یا ارجنٹ نائٹراس لوشن کا لگانا۔ بجلی سے یا کسی چیز کو گرم کر کے گکرے جلانا۔ یہ تمام طریق علاج ادھورے اور خطرناک ہیں۔ ان سے اور کئی طرح کی تکالیف پیدا ہوتی ہیں۔ اس پر میں نے اپنے رسالہ "رہے گکرے" میں خوب بحث کی ہے۔ یہ پہلا رسالہ ہے۔ جس میں گکروں کے تاریخی حالات ان کی ماہیت اسباب علامات عوارضات اور مندرجہ بالا طریق علاج کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ اور یہ مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے۔ کہ میرا طریق علاج کیونکر شافی ہے یہ رسالہ بکس کے ہمراہ نذر کیا جاتا ہے۔ پس اگر آپ گکروں یا گکروں سے پیدا شدہ کسی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تو آج ہی خط لکھ کر "گرینول بکس" منگوا لیں۔ اور استعمال کر کے شفا حاصل کریں۔ یہ بکس شیر خوار بچے سے لے کر بوڑھے تک مفید ہے۔ مریض کو پہلے دن ہی آرام ملتا ہے۔ بکس منگوانے وقت اگر مریض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تو بہتر ہے۔ گرینول بکس کلاں قیمت پانچ روپے۔ گرینول بکس خورد قیمت اڑھائی روپے۔ پرچہ طریق استعمال ہمراہ بھیجا جائیگا۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

ڈاکٹر عبدالرحمن۔ موگا۔ ضلع فیروزپور

محافظ حمل حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجربہ حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجربہ و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کے چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی رنج و غم میں مبتلا تھے وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا صحیح سلامت و مضبوط پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایکدفعہ منگوائے گا فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا۔

المشتہر

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزاء موتی دریا ہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار جالا۔ ککرے۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑبال کا دشمن ہے رتوندا کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں سے لیدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال ازسر نو پیدا کرنا۔ اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس کا خاص کام ہے۔ قیمت فی تولہ

المشتہر

نظام جان۔ عبداللہ جان معین التعلیم قادیان

نادر موقع علمی کتب سستی ہیں

ازالہ اوہام۔ تکمیل فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ خطبات محمود ۱۳ تحفۃ الملوک ۱۲ کسر صلیب ۔ فلاسفی مجلد ۱۲ تفسیر سورہ نور۔ مکتوبات امام عبداللہ سنوری کے نام ۶ ریویو جلد کیفیت دیدہ ۵۔ محقق ہند۔ برگزیدہ رسول ۵۔ سرمہ چشم آریہ ۱۲

نصیر بک ڈپو قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰

ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

امیر چند ولد اروڑ چند ذات ڈھل سکنہ گھیانہ بنام موندا

دعویٰ

اشتہار بنام موندا ولد مراد ذات پاولی سکنہ گھیانہ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ ۸/۲۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ تحریر ۱۸/۷/۲۵

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج درجہ چہارم راولپنڈی

فرم جگناتھ دیوان چند بذریعہ دیوان چند شہر راولپنڈی مدعی

بنام

فرم میاں اللہ رکھا ہاشم۔ کراچی۔ صدر مدعا علیہ

دعویٰ ۲۴۶-۶-۶

ہرگاہ مدعا علیہ مقدمہ ہذا حاضری عدالت ہذا سے عمداً گریز کر رہا ہے۔ اور تعمیل سمن اپنے اوپر نہیں ہونے دیتا ہے جب تاریخ پیشی ۸/۲۲/۲۵ مقرر ہے۔ لہٰذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہری کی جاتی ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۸/۲۲/۲۵ کو برائے جوابدہی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا نہ ہو گا۔ تو اس کے برخلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۸ جولائی بہ ثبت مہر عدالت ہذا و دستخط ہمارے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ہندوستان کی خبریں

——— دربار جموں و کشمیر کی طرف سے حسب ذیل اعلان جاری ہوا ہے۔ جو عوام کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے:

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ چونکہ وادی کشمیر میں اور خاص کر تحصیل اننت ناگ میں ہیضہ کی بیماری پھیل رہی ہے۔ اور نہایت ضروری ہے۔ کہ وبا کو پھیلنے سے روکا جائے۔ لہٰذا دربار جموں و کشمیر کی طرف سے امسال امرناتھ کو جانے والے یاتریوں کی سہولت کے واسطے کوئی انتظام نہیں کیا جائے گا۔ عوام الناس کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ یاتریوں کو اس سال یاترا سے روکنے کا مشورہ دیا جائے ؛ (مظفر خاں ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب ؛

——— رنگون میں گجراتی ہندوؤں اور چلیا مسلمانوں میں سخت فساد ہوا۔ ایک متمول گجراتی سوداگر بری طرح کو شدید زخم پہنچے ؛

——— کلکتہ ۲۵ر جولائی۔ کلکتہ یونیورسٹی کی سینیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی کے تمام سکولوں اور کالجوں میں ورزش کی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے۔ اور ان تمام طلباء کے لئے جو الحاق شدہ کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ فوجی تعلیم لازمی قرار دی جائے ؛

——— پونڈسے جسے قتل باؤڈ کے جرم میں عدالت عالیہ نے سزائے موت کا حکم دیا تھا۔ پاگل ہو گیا ہے۔ اور یرواڈہ کے پاس کے پاگل خانہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ پونڈسے کے پاگل ہو جانے سے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اب اسے سزائے موت دی بھی جائیگی یا نہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی صحت کا سرٹیفیکیٹ موصول ہونے پر اسے حکام جیل کے حوالہ کر دیا جائے گا ؛

——— پونا ۲۷ر جولائی۔ گورنر بمبئی نے پونا کے نئے ریلوے سٹیشن کا افتتاح کیا۔ بمبئی اور پونا کے درمیان ریلوے کے انتظام میں جو قابل ذکر ترقی ہو رہی ہے۔ یہ ریلوے سٹیشن اس کا نمونہ ہے۔ اس کی عمارت پر ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے

——— احمد آباد ۲۷ر جولائی۔ پولیس نے پانچ روپے والے جعلی نوٹ بنانے کے الزام میں ایک خاندان کے کل ممبروں کو گرفتار کر لیا ہے ؛

——— ایک ہندو نے اسمبلی میں متعدد تجاویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ اس میں اہم تجاویز یہ ہیں۔ کہ پوسٹ کارڈ ٹکٹ اور لفافوں کی قیمتوں میں کمی کی جائے۔ اور انتہائی یا خاص ہی ضروریات کے علاوہ دودھ والے جانوروں کو ذبح نہ کیا جائے

——— رنگون کے ایک گرجا میں فساد ہو گیا۔ اس گرجا کا پادری متعلقہ جائداد پر قبضہ کرنے کے لئے جانے لگا۔ تو اسے اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ اس کا مقابلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ اس کی امداد کے لئے کچھ پولیس کے سپاہی اور ایک سارجنٹ ساتھ گئے۔ تو لوگوں نے سارجنٹ اور قلیوں کو پیٹنا شروع کر دیا۔ اور پادری کو بھی پیٹ ڈالا ؛

——— بمبئی ۲۸ر جولائی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے ہنوز اس درخواست پر غور و خوض نہیں کیا۔ جس میں قتل باؤڈ کے مجرموں نے درخواست کی تھی۔ کہ عدالت عالیہ بمبئی کے تمام جج ان کے مرافعہ کی سماعت کریں۔ لیکن قیدیوں کے وکیل مقیم لنڈن نے وزیر ہند کو اطلاع دی ہے۔ کہ مرافعہ ضرور کیا جائے ؛

——— قاضی سراج الدین صاحب احمد بیرسٹر راولپنڈی ۲۶ر جولائی کو انتقال کر گئے۔ یہ وہی صاحب ہیں۔ جو کسی زمانہ میں اخبار چودھویں صدی نکالا کرتے تھے ؛

——— بمبئی ۲۸ر جولائی۔ تعلقہ کلول ریاست بڑودہ میں ایک کھیت کے اندر ہل چلایا جا رہا تھا۔ اسی دوران میں اس کھیت میں سے جینیوں کے دو بت برآمد ہوئے جن کی ساخت نہایت نفیس ہے۔ جینی کثیر تعداد میں موقع پر جا رہے ہیں۔ تاکہ ان بتوں کی زیارت کریں ؛

——— دیش بندھو میموریل فنڈ کی مجموعی رقم ۵ لاکھ ۱۱ ہزار آٹھ سو اڑسٹھ پندرہ آنے تک پہنچ گئی ہے ؛

——— مورخہ ۲۵ر جولائی۔ سوموار۔ اطلاع ملی ہے کہ دن سات بجے ہے۔ کہ ترن تارن سے جو صبح ۱۱ بجے سپیشل گاڑی امرتسر کی طرف روانہ ہوئی۔ اس میں حد سے زیادہ بھیڑ تھی۔ جاہل لوگ گاڑی کی چھت پر چڑھ گئے۔ لیکن بہت سے اشخاص گاڑی کے باہر کھڑے ہو کر امرتسر آئے۔ علاقہ ماجھا کا ایک نوجوان سکھ نے ترن تارن سے اپنی عورت کو ٹکٹ خرید دی۔ لیکن خود بغیر ٹکٹ کے ہی سوار ہو گیا۔ اور گاڑی کے باہر کھڑا ہو کر آیا۔ جب گاڑی چھہٹا نواں کے قریب پہنچی۔ تو سکھ نوجوان نے بغیر ٹکٹ ہونے سے گاڑی سے اتر کر بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن گاڑی کے نیچے آگیا۔ اور اس کے دو تین ٹکڑے ہو گئے۔ سنا گیا ہے۔ کہ اس کی عورت لاش کو لے کر اپنا سر پیٹ رہی اور گھائل ہو رہی تھی۔ نظارہ بہت ہی دردناک تھا۔ لیکن افسوس کہ چار پانچ آنہ گاڑی کے کرایہ نہ خرچ کرنے سے جان گئی۔ لوگوں کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے ؛

——— شملہ ۲۷ر جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ رائل ملٹری کالج سنڈہرسٹ کا امتحان داخلہ ۱۴ر ستمبر کو شملہ میں منعقد ہوگا ؛

——— مدرسۃ العلوم علی گڈھ کی پنجاہ سالہ عمر کی خوشی میں جشن پنجاہ سالہ منائے جانے کا آئندہ دسمبر میں اعلان ہوا ہے۔ یہ رسم بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے منائی جائے گی۔ اور اس کے ساتھ قوم کی پچاس سال کی تعلیمی، سیاسی، اقتصادی جد و جہد پر بھی تبصرہ کیا جائے گا ؛

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ بھدراوتی (میسور) میں ایک فولاد کا کارخانہ کھولا جائے گا۔ اس سلسلہ میں سر وشویشوریہ کے ذریعہ مہاراجہ میسور کی گورنمنٹ اور مسٹر فورڈ معہ فولاد کارخانہ میں حصہ دار ہوں گے۔ فورڈ کارخانہ چلانے کا کام کرے گا۔ اور مہاراجہ صاحب سامان کارخانہ بہم پہنچائیں گے ؛

——— جیتو سے موصول شدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ پہلے اور دوسرے شہیدی جتھے کے قیدی خاص ٹرین کے ذریعے سے جیتو پہنچ گئے ہیں۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور شرومنی اکالی دل کے لیڈروں نے جیتو پر ان کا استقبال کیا ؛

——— ملتان ۲۸ر جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سنٹرل جیل ملتان کا معائنہ کیا۔ دس اکالی قیدیوں نے حکومت کے مقرر کردہ شرائط پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور ان کو رہا کیا گیا۔ اور ڈسٹرکٹ جیل سے بھی ایک اکالی کو انہی وجوہات کے باعث رہا کیا گیا ؛

——— لاہور کے پاس دریائے راوی خوب چڑھاؤ پر ہے۔ دریا کا پانی پرانے شاہی قلعہ کے نزدیک پریڈ میں آپہنچا ہے۔ اگر پانی اور زیادہ آگیا۔ تو شاید اس سے بھی آگے پانی بڑھ آئے۔

——— سردار گیا پرشاد سنگھ۔ ایم۔ این۔ اے مندرجہ ذیل ریزولیوشن لیجسلیٹو اسمبلی کے شملہ کے اجلاس میں پیش کریں گے۔ کہ یہ جمعیت گورنر جنرل با اجلاس کونسل سے سفارش کرتی ہے۔ کہ غلہ ہندوستان سے باہر بھیجنا ممنوع قرار دینے کے لئے ضروری کارروائیاں جلد تر کی جائیں ؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

(۱) بعض اشیاء خصوصاً ذیل میں لکھی ہوئی اشیاء کے بذریعہ مال گاڑی لیجانے کے کرایہ میں یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے تبدیلی کی گئی ہے۔ جسکی مفصل کیفیت نوٹس نمبر ۱۳۱ مورخہ ۳ر اگست میں درج کی جائیگی جو کہ این ڈبلیو ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر چسپاں کر دیا جائیگا۔ گندم۔ دال۔ بیج۔ نمک۔ دیسی شہتیریاں۔ جھینگے۔ کھالیں۔ اور چمڑا۔ گڑ۔ زنجیر۔ آرد۔ کھلی۔ لوہے کے ٹکڑے۔ تار۔

(۲) دہلی غازی آباد۔ دہلی انبالہ کالکا۔ شہر جیند اور پانی پت اور کیتھل اور کورو کشیتر سیکشنوں پر یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے قواعد اور نرخ باربرداری اور سواری استعمال کئے جائینگے۔ کیونکہ وہ انتظام منسوخ ہو چکا ہے جس کے ماتحت ایسٹ انڈین ریلوے کے قواعد اور نرخ کرایہ وغیرہ ان سیکشنوں میں برتے جاتے تھے ؛

دستخط

ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
مورخہ ۳۱ر جولائی ۱۹۲۵ء

جے۔ الف۔ جیمز
برائے ایجنٹ

وصیت نمبر ۲۲۴۳

میں مسمات بھاگ بھری زوجہ کرم الدین صاحب احمدی قوم آورن ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت میری ملکیت صرف یک صد روپیہ مہر ہے۔ جس کا دسواں حصہ مبلغ عشرہ روپیہ نقد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراتی ہوں۔ اگر اسکے بعد میرے پاس اور مال مثل نقدی یا زیورات یا جائداد غیر منقولہ قبضہ میں آجائیگی۔ تو میں انجمن کو اطلاع دیتی رہونگی۔ میرے مرنے کے بعد میری تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ نشان انگوٹھا بھاگ بھری۔ ۳/۲۵

گواہ شد: فضل کریم احمدی سکنہ چکوال ۔ گواہ شد: امام بخش جہلمی ۔

وصیت نمبر ۲۱۴

میں محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم آرائیں ساکن کالا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائداد ثابت ہو۔ خواہ منقولہ یا غیر منقولہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بابت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اور باقی ۹/۱۰ حصہ میری ورثا کو ملے۔ نیز میں عہد کرتا ہوں۔ کہ آئندہ میں اپنی زندگی میں ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں دیا کرونگا بالفعل میری ماہوار آمد عـــ۲ ہے۔ (مگر آجکل عـــ ماہواری) اسکا دسواں حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں دیتا رہونگا۔

العبد: محمد امام الدین محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد: محمد حسین دفتر قانونگوئی ظفروال بقلم خود۔

گواہ شد: شاہ محمد ولد محمد یار جٹ ساکن پٹیالہ حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کنسٹبل بقلم خود ۔ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۰ء)

وصیت نمبر ۱۶۵۸

میں الف دین ولد حسن محمد کشمیری ساکن چونڈہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ ۳۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان سکونتی واقعہ چونڈہ بعمارت پختہ قیمتی تقریباً آٹھ سو روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۴۔ اگر بمقابلہ جائداد مندرجہ فقرہ ۳ میری جائداد بوقت وفات میری کے زیادہ ہو جاوے۔ تو اس جائداد موجودہ اسوقت وفات میری کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۸/۱۲ ۔

العبد: الف دین ولد حسن محمد کشمیری ۔ گواہ شد: امام الدین ولد مولوی نور محمد کشمیری ساکن چونڈہ ۔ گواہ شد: مہر الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ ۔

وصیت نمبر ۱۹۵۵

میں عائشہ بی بی زوجہ مولوی الف الدین قوم کشمیری ساکن چونڈہ تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ ۳۔ اسوقت میری جائداد مبلغ دو صد روپیہ مہر ہے۔ آج تاریخ ۱۰ جون ۱۹۲۱ء مطابق ۲۷ جیٹھ سمت ۱۹۷۸ ۔ العبد عائشہ بی بی موصیہ مذکورہ

گواہ شد: الف الدین کشمیری خاوند موصیہ ۔ گواہ شد: مہر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ ۔

وصیت نمبر ۱۹۵۸

میں غلام رسول ولد شیخ عبد العزیز ساکن سنگرور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس قصبہ سنگرور میں ایک مکان قیمتی چار صد روپیہ کا ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کی قیمت ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو انجمن کو اس جائداد سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ ورنہ انجمن کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے پر ۱/۱۰ حصہ جائداد کا الگ کرے۔ چاہے فروخت کرے چاہے شامل رکھکر فائدہ اٹھاوے۔ میرے ورثا کو کچھ اعتراض نہ ہوگا۔ اسکے بعد اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہووے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لہذا یہ چند کلمے بطریق وصیت نامہ کے لکھدیئے ہیں۔ کہ سند ہوں۔ اور بوقت الحاجت کام آویں۔ ۲۱ ۔

العبد: خاکسار غلام رسول احمدی بقلم خود ۔

گواہ شد: قدرت اللہ ولد محمد موسیٰ سکنہ سنور ۔

گواہ شد: عبد اللہ احمدی اہلکار ریاست ۔

وصیت نمبر ۱۹۵۹

میں عبد القادر ولد حاجی خیر الدین قوم شیخ ساکن لدھیانہ حال سنگرور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس دو مکان لدھیانہ میں ہیں۔ جو میرے اور بھائی منظور علی کے مشترکہ ہیں۔ ایک منزل مکان سنگرور میں ہے۔ للعہ بیگھہ خام اراضی موضع کلندر خورد تحصیل سنگرور میں ہے۔ سو اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت صدر انجمن مذکور میں داخل کر دوں۔ تو انجمن مذکور کو اس جائداد سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اگر ایسا نہ کرسکوں۔ تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کو خواہ شامل رکھکر فائدہ اٹھاوے۔ یا الگ کرے۔ یا فروخت کرے۔ میرے ورثا کو کچھ اعتراض نہ ہوگا۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اسپر بھی یعنی اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء ۔ العبد عبد القادر شیخ موصی

گواہ شد: بندہ منظور علی بقلم خود ۔ گواہ شد: قدرت اللہ ولد محمد موسیٰ بقلم خود ۔

وصیت نمبر ۱۹۶۰

میں مولوی رحمت اللہ ولد محمد امیر شاہ ساکن سنگرور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس ایک اراضی سفید سکنی لدھیانہ میں ہے۔ جو یکصد روپیہ مالیت کی ہے۔ اور ایک منزل مکان سنگرور میں قیمتی اٹھارہ روپیہ کی ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت انجمن مذکور میں داخل کردوں۔ تو انجمن مذکور کو اس جائداد سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اگر ادا نہ کرسکوں۔ تو انجمن مذکور کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے پر جائداد مذکور خواہ شامل رکھے۔ یا فروخت کرے۔ میرے ورثا کو اعتراض نہ ہوگا۔ اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ۲۲ مئی ۱۹۲۱ء

العبد: رحمت اللہ احمدی بقلم خود ۔ گواہ شد: بندہ منظور علی بقلم خود ۔

گواہ شد: قدرت اللہ ولد محمد موسیٰ بقلم خود ۔

وصیت نمبر ۲۰۵۵

میں فضل دین ولد گاندھی قوم جٹ احمدی ساکن اٹھوال ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ کے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی ۔ (۳) میری موجودہ جائداد مبلغ ــــــ روپیہ کی ہے ۔

العبد: فضل الدین ولد گاندھی موصی بقلم خود ۔ گواہ شد: اللہ دتہ ولد فضل دین احمدی بقلم خود ۔ گواہ شد: سلطان بخش امیر جماعت احمدیہ اٹھوال ۔

وصیت نمبر ۲۱۶۵

میں حکیم احمد الدین ولد غلام حیدر۔ قریشی ساکن حال سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد غیر منقولہ تمام خود پیدا کردہ ہے۔ ایک مکان پختہ سہ منزلہ شہر سیالکوٹ محلہ مان پورہ ایک مکان خام واقع موضع سندھانوالہ تحصیل ڈسکہ دس مرلہ اراضی واقع قادیان محلہ دارالرحمت۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اپنی آمدنی فیس طب کا دسواں حصہ بفضل خدا ہمیشہ التزام اور باقاعدگی سے ادا کرتا رہونگا۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں انجمن میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی روپیہ داخل کر دوں۔ یا کوئی جائداد حوالہ کر دوں۔ تو اسی قدر حصہ وصیت کردہ سے منہا ہو جاویگی۔ فقط۔ بقلم خود:۔ حکیم احمد الدین مورخہ ۹/۶/۲۴:

العبد:۔ حکیم احمد الدین ولد غلام حیدر قریشی بقلم خود: گواہ شد:۔ محمد ابراہیم پسر کلاں موصی بقلم خود: گواہ شد عبد السلام امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ: گواہ شد:۔ عبد اللہ محرر چونگی:

وصیت نمبر ۲۲۱۷

میں اللہ رکھی زوجہ اروڑا قوم آرائیں ساکن اراضی یعقوب تحصیل و ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی و نقرئی قیمتی ڈیڑھ سو روپیہ ۱/۸/۲۴: بقلم غلام حسین احمدی نمبردار۔ اراضی یعقوب: العبد:۔ اللہ رکھی زوجہ اروڑا: گواہ شد:۔ اروڑا ولد ۔۔۔ ارائیں سکنہ اراضی یعقوب ضلع سیالکوٹ گواہ شد:۔ غلام حسن ولد نتھو ارائیں اراضی یعقوب بقلم خود:

وصیت نمبر ۲۲۴۶

میں آمنہ بی بی ولد مولوی محمد الدین راجپوت ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیورات سنہری و نقرئی قیمتی الــ/ــ۔ اور نقد بعار نیز ملک گھماڈوں زمین واقعہ ضلع لائلپور میں میرا ۱/۸ حصہ ہے۔ یعنی ۳ گھماؤں قیمتی الـ/ـ۔ اور ایک مکان پختہ واقعہ قادیان قیمتی ۔۔۔ کا ۱/۴ حصہ میرا ہے۔ اور ایک کنال زمین محلہ دارالفضل میں بھی ۱/۸ حصہ میرا ہے۔ یعنی سب کا ۱/۸ حصہ میری ملکیت میں ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں جائداد مذکورہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ یا جائداد موجودہ کی قیمت بڑھ جاوے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کرکے رسید لیلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ فقط۔ المرقوم ۱/۲۵/۱۴

العبد:۔ آمنہ بیوہ مولوی گوہر علی صاحب مرحوم:

گواہ شد:۔ حکیم محمد عمر خان بقلم خود: گواہ شد:۔ محمود احمد دین پسر موصیہ بقلم خود: گواہ شد:۔ مظہر حق مالک منظر پریس قادیان

وصیت نمبر ۲۲۴۹

میں اللہ جوائی زوجہ میاں اللہ دتہ قوم لوہار ساکن تر گڑی تحصیل و ضلع گجرانوالہ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی زیورات قیمتی ۵۰ روپیہ: العبد:۔ انگوٹھا اللہ جوائی ۱/۲۵/۱۶ گواہ شد احمد الدین بقلم خود: گواہ شد مرزا احمد حسن سکرٹری جماعت احمدیہ تر گڑی

وصیت نمبر ۲۲۵۴

میں عالم بی بی زوجہ منشی نیاز محمد قوم بٹ کشمیری ساکن گجرانوالہ تحصیل و ضلع گجرانوالہ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی و نقرئی قیمتی پانچصد روپیہ۔ نقد یکصد روپیہ۔ فقط ۱۳ جنوری ۱۹۲۵ء: عالم بی بی زوجہ منشی نیاز محمد احمدی بقلم خود: گواہ شد:۔ نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد:۔ حافظ بشیر احمد پسر موصیہ:

وصیت نمبر ۲۲۵۵

میں بیگم بی بی بیوہ منشی میراں بخش قوم بٹ کشمیری ساکن گجرانوالہ تحصیل و ضلع گجرانوالہ کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ڈنڈیا طلائی دو عدد قیمتی ۔۔۔ ناما طلائی ۔۔۔ نقد یکصد روپیہ: فقط ۱/۲۵/۳

العبد:۔ بیگم بی بی بیوہ منشی میراں بخش مرحوم: گواہ شد:۔ حافظ بشیر احمد بقلم خود: گواہ شد:۔ نیاز محمد انسپکٹر پولیس کراچی

وصیت نمبر ۲۲۶۱

میں حسین بی بی زوجہ شیخ علی گوہر ساکن رحیم آباد تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۔۔۔ روپیہ زیورات طلائی و نقرئی ۔۔۔ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کے سوا کوئی اور جائداد حاصل کر سکوں۔ یا ثابت ہو جاوے۔ تو اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ لہذا میں وصیت کرتی ہوں۔ منظور فرمائی جاوے۔ ۲۸/۹/۲۴

العبد:۔ انگوٹھا حسین بی بی: گواہ شد علی گوہر خاوند موصیہ گواہ شد:۔ فتح علی پسر شیخ علی گوہر بقلم خود:

وصیت نمبر ۲۲۶۸

میں سید پیر احمد ولد پیر حاجی احمد ساکن ہوشیارپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دس مرلہ زمین واقعہ قادیان شریف قیمتی ۔۔۔ روپیہ۔ مال تجارت از قسم ادویات وغیرہ مالیتی ۔۔۔ روپیہ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اگر میرے ۔۔۔

وصیت نمبر ۲۲۷۹

میں مسماۃ موی زوجہ غلام نبی خان راجپوت ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت لونگ طلائی ۱ ماشہ۔ ریل طلائی سوا دو تولہ۔ ڈنڈی طلائی ۲ ماشہ۔ توڑے نقرئی عہ روپیہ۔ نقد یکصد روپیہ۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میرے مرنے کیوقت کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۴ ۲۵/۲ العبد نشان انگوٹھا مسماۃ موی
گواہ شد۔ غلام نبی خان ولد صوبے خان مدرس۔ گواہ شد۔ رحمت اللہ باغانوالہ ساکن بنگہ۔

وصیت نمبر ۲۲۸۱

میں صغرا بنت بابو محمد علی خانصاحب زوجہ عبد الکریم خان صاحب افغان ساکن شہجہانپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ تین سو روپیہ زیور للعہ برتن ضہ
العبد۔ بقلم خود صغرا اہلیہ حاجی عبد الکریم۔ گواہ شد۔ نیاز محمد احمدی انسپکٹر پولیس کراچی۔ گواہ شد۔ عاجز عبد الکریم احمدی عفی اللہ عنہ خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۲۲۸۲

میں محمد الدین ولد جمال الدین قوم کشمیری ساکن قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ عہ روپیہ ماہوار تنخواہ کا ملازم ہوں۔ لہذا اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میرے قبضہ میں ثابت ہو۔ جو میری آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مل جاوے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط والسلام ۲۸ فروری ۱۹۲۵ء
العبد۔ محمد الدین ملازم شفاخانہ رعیہ بقلم خود۔
گواہ شد۔ سید حسین علی شاہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ اللہ دتہ ولد محمد دتہ قوم موچی احمدی۔

وصیت نمبر ۲۲۸۳

میں عبد الکریم ولد غلام حیدر خان قوم بلوچ ساکن موضع گھوگھیاٹ

تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ اسوقت ۱۲۵ روپیہ ماہوار تنخواہ کا ملازم ہوں۔ اپنی آمدنی کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جوں جوں آمدنی میں کمی و بیشی ہوتی رہیگی۔ حصہ موعودہ میں بھی کمی و بیشی ہوتی رہیگی۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ جو میری آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے مثلاً ورثہ وغیرہ سے ملے۔ تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ خاکسار عبد الکریم احمدی عفی اللہ عنہ جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ کراچی۔ گواہ شد۔ محمد بخش احمدی سولجر بازار کراچی امیر جماعت احمدیہ۔ گواہ شد۔ الہ بخش محاسب جماعت احمدیہ کراچی۔

وصیت نمبر ۲۲۸۸

میں شمس الدین ولد شیخ رحمت اللہ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ بہ صیغہ ملازمت اسوقت میری مالہ ۱۲۱ روپیہ ماہوار آمدنی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ اور اپنی ماہوار آمدنی میں کمی بیشی کے مطابق حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی کرتا رہونگا۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن قادیان مالک و قابض ہوگی۔ جو میری اس وصیت کردہ آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ اللہ مجھے کسی اور طریق سے عطا کرے۔ والسلام ۱۲ فروری ۲۵
خاکسار شمس الدین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن ٹروب بلیشیا فورٹ سنڈیمن (بلوچستان) گواہ شد۔ احسن اللہ خان دار الفضل قادیان
گواہ شد۔ شیخ غلام احمد قادیانی۔

وصیت نمبر ۲۲۹۴

میں مریم بی بی زوجہ مظہر حق قوم راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد
[illegible] زیور سنہری مالیتی ۵۰۰ روپیہ ہے۔ اور مہر مبلغ ۱۰۰ [illegible]
العبد مریم بی بی بنت مولوی محمد [illegible] گواہ شد۔ مظہر حق [illegible]
گواہ شد۔ [illegible]

وصیت نمبر ۲۲۹۲

میں کرم بی بی زوجہ غریب اللہ اعوان ساکن رہتاس تحصیل و ضلع جہلم کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مکان قیمتی زیورات قیمتی للعہ۔ فقط ۲۵/۱/۲۶ بقلم خود احمد حسن احمدی رہتاس ضلع جہلم
العبد۔ کرم بی بی بقلم خود۔ گواہ شد۔ غریب اللہ خاوند موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد۔ وزیر محمد احمدی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۲۱۰

میں جنت بی بی بنت بوڑا قوم شیخ ساکن بنگہ ضلع جالندھر کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری اسوقت جائداد منقولہ زیورات نقرئی و طلائی قیمتی عام روپیہ کی ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کیوقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی اسیقدر حصہ پر وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) اگر میں انجمن ہذا میں اپنی زندگی میں جائداد وصیت کردہ میں سے کوئی روپیہ داخل کردوں۔ تو اسقدر اسی حصہ وصیت کردہ سے منہا کیجاویگی۔
العبد نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ حکیم عمر الدین بنگہ خاوند موصیہ۔ رحمت اللہ باغانوالہ۔ ساکن بنگہ۔

وصیت نمبر ۲۲۱۹

میں بشیر احمد ولد غلام علی قوم آرائیں ساکن اراضی یعقوب تحصیل و ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت موجودہ جائداد ۱۲ کنال اراضی مزروعہ چاہی و دیگر حصہ شاملات و دو مکان سکونتی دو منزلہ (جانب شرق نظام الدین آرائیں جانب مغرب گلی جانب شمال قاسم آرائیں وغیرہ جانب جنوب مکان نظام الدین آرائیں۔ ۲ جانب شرق سوہنا و چنا سنگھ جانب غرب قطب الدین آرائیں۔ شمال مکان فخر الدین آرائیں۔ جانب جنوب کھیرا آرائیں۔) ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اگر کوئی اور جائداد زیادہ ہو جاوے۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک میری وفات کے وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جو رقم یا جائداد میں اپنی زندگی میں دیجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ فقط والسلام ۲۳ [illegible]
العبد بشیر احمد ولد غلام علی۔ گواہ شد۔ غلام [illegible] نمبردار اراضی یعقوب۔ [illegible]
گواہ شد۔ غلام حسن [illegible] اراضی یعقوب بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۲۹۱

میں ملک بی بی زوجہ منشی دین محمد خالصاحب مرحوم قوم ککے زئی ساکن فیض اللہ چک کی ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری جائداد اسوقت از قسم زیور قیمتی ما روپیہ کی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں مگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اور جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کرجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویں گی۔ بقلم ضیاء الحق خان عفی اللہ عنہ کلرک راولپنڈی۔ ارسل یکم جنوری ۱۹۲۵ء بمقام فیض اللہ چک نشان انگوٹھا ملک بی بی موصیہ۔ گواہ شد ضیاء الحق خان از فیض اللہ چک گواہ شد حافظ نور احمد از فیض اللہ چک بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۲۹۵

میں سید صادق علی ولد سید امداد علی ساکن قصبہ انبہٹہ تحصیل نکوڑ ضلع سہارنپور کا ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان سکونتی واقعہ قصبہ انبہٹہ قیمتی دو ہزار روپیہ۔ (۲) زمین جدی بنجر واقعہ موضع مذکور قیمتی عللعہ روپیہ۔ زیورات سنہری قیمتی چھ صد روپیہ زیور نقرئی قیمتی ماللعہ نقد اسباب ظروف ہر قسم مار روپیہ فقط ۲۰ را اپریل ۱۹۲۵ء کو قادیان میں لکھا گیا۔ بقلم صادق علی۔ العبد صادق علی فارسٹ رینجر جنگلات حال وارد قادیان۔ گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان۔ گواہ شد پیر سراج الحق جمالی نعمانی رئیس سرساوہ حال قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۹۷

میں دولت بی بی زوجہ حبیب اللہ گھمار ساکن جنڈر کے گوئے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کی ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) جو رقومات میں اپنی زندگی میں داخل کرجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد بالاذیل ہے۔ ایک بھینس قیمتی مار زیور نقرئی جو حق مہر سے تیار ہوا تھا فقط ۱۴ را اپریل ۱۹۲۵ء بمقام قادیان۔ کاتب الحروف فضل الدین احمدی سب اوورسیر۔ العبد۔ دولت بی بی موصیہ۔ گواہ شد حبیب اللہ گھمار خاوند موصیہ۔ گواہ شد خدا بخش گھمار ساکن جنڈر کے گوئے بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۲۹۹

میں حبیب اللہ ولد جیون قوم گھمار ساکن جنڈر کے گوئے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کا ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل کرجاؤں۔ وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کیجاوے۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک اسی کچھو صہ نقد صہ مکان قیمتی للعہ نقد والسلام ۲۵/۱۴/۳ العبد۔ نشان انگوٹھا حبیب اللہ گھمار بمقام قادیان گواہ شد: عبدالرحمن کاغانی از قادیان۔ گواہ شد خدا بخش ساکن جنڈر کے گوئے از قادیان۔

وصیت نمبر ۲۳۰۱

میں مطیع الرحمن بنگالی ولد مولوی قاری نعیم الدین صاحب قوم گرہست تعقلدار زمیندار ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ میں اسوقت عغہ ماہوار کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کارکن ہوں۔ میں اپنی ماہواری آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئیندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ جو میری ماہواری آمدنی سے نہ بنی ہو۔ بلکہ کسی اور طریق سے ملجاوے۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یکم جنوری ۱۹۲۵ء۔ العبد: مطیع الرحمن بنگالی۔ ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹالیاں گواہ شد: یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان۔ گواہ شد: بدرالدین احمدی عفی اللہ عنہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۳۰۵

میں حکومت بیگم دلد سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم ساکن راہوں ضلع جالندھر کی ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) جو رقومات میں اپنی زندگی میں بمد وصیت داخل کرجاؤں۔ وہ منہا کی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ما کے ہیں۔ حق مہر بھی شامل ہے۔ فقط والسلام ۲۵/۵/۳ نشان انگوٹھا حکومت بیگم بمقام قادیان

گواہ شد: بقلم بدرالدین قادیان۔ گواہ شد محمد افضل شاہ راہوں والہ۔

وصیت نمبر ۲۲۷۷

میں مبارکہ بیگم زوجہ حکیم محمد عمر دبنت مولوی عبدالعزیز قوم اوان ساکن قادیان کی ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل کردوں۔ بمد وصیت۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا ہوجاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی عمار۔ مہر السہ رر اگر میری زندگی میں جائداد بڑھ جاوے۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۴/۱۲/۳۰

العبد: خاکسار مبارکہ احمدی بقلم خود۔ گواہ شد حکیم محمد عمر خاکی بقلم خود۔ گواہ شد محمد صالح عفی اللہ عنہ محلہ دارالرحمت قادیان۔

وصیت نمبر ۲۲۶۳

میں مصباح الدین احمد ولد حکیم مہتاب الدین صاحب قوم شیخ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ مگر نظارت دعوۃ و تبلیغ کا عسہ ماہوار کا زندگی وقف کنندہ کارکن ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میری وفات کے وقت کوئی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس سے بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصول کرنیکا حق ہوگا۔ ۱۲ار فروری ۱۹۲۵ء العبد خاکسار مصباح الدین احمد مہاجر قادیان گواہ شد خاکسار محمد اسماعیل مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ محمد فخر الدین احمدی ملتانی۔

وصیت نمبر ۲۲۸۵

میں مرزا احمد حسین ولد مولوی محمد اسمٰعیل قوم مغل ساکن ترگڑی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا ہوں۔ جوکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائداد قیمتی ایکہزار روپیہ کی بہ تفصیل ذیل ہے۔ ایک کنال زمین ما قیمتی واقعہ محلہ دارالرحمت نصف حصہ جائداد خانگی ماصہ روپیہ زیور قیمتی عمار ہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئیندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم اپنی زندگی میں بمد وصیت ادا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ وہ رقم وصیت کی رقم میں سے منہا کردیجائیگی۔ والسلام ۲۵/۲/۱۵ مرزا احمد حسین احمدی موصی۔ گواہ شد۔ کرم رسول مدرس ترگڑی بقلم خود۔ گواہ شد۔ احمد الدین بقلم خود۔

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)